Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

دینیرح تیتسأ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۳۱

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | یکم ماہ تبوک ھ ۱۳۲۴ش | ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | یکم ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۰۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۳۱ ماہ ظہور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمدللہ اہل بیت و دیگر خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۳۱ ماہ ظہور۔ آج خطبہ جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب امیر مقامی نے پڑھا۔ آج بعد نماز فجر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک کے زیر اہتمام ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر فرمائی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

کمیونسٹ روس کے متعلق ایک عجیب رؤیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے آج (۳۱ اگست) حسب ذیل رؤیا ڈلہوزی سے بذریعہ ڈاک اشاعت کے لئے موصول ہوا ہے۔

مَیں نے ۲۶، ۲۷ اگست کی درمیانی رات ایک عجیب رؤیا کمیونسٹ روس کے متعلق دیکھا ہے۔ جس میں روس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے آئندہ منشاء کی ایک جھلک پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اسے اسلام اور سلسلہ کے لئے مفید بنائے۔

مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک کمرہ میں ہوں۔ گھر کی بعض مستورات بھی وہاں ہیں۔ ایک عورت سفید رنگ کی ادھیڑ عمر کی کھڑی ہے۔ اور مجھے کسی نے کہا کہ یہ موسیو سٹالن ہیں۔ اور اس وقت مَیں قطعاً موسیو سٹالن کے مرد ہونے کا خیال نہیں کرتا۔ بلکہ مَیں اس میں کوئی تعجب محسوس نہیں کرتا۔ کہ موسیو سٹالن عورت کیونکر ہو گئے۔ جس نے مجھ سے اس خاتون کو انٹروڈیوس کروایا ہے اس نے یہ بھی کہا کہ یہ روس کی ملکہ ہیں۔ اس پر مَیں نے ان سے باتیں کرنی شروع کردیں۔ کچھ روس ہی کے متعلق باتیں تھیں جو یاد نہیں رہیں۔ بات کرتے کرتے میرے دل میں یہ خیال آیا کہ کامل دہریت کا وجود عقلمندوں میں کم ہی ملتا ہے۔ آدھی تعلیم والے یا کم عقل والے لوگوں میں ہی یہ خیال پایا جاتا ہے۔ اور کمیونسٹ روس کی ابتدائی تحریک میں اچھے سمجھدار لوگ بھی تھے۔ مثلاً خود موسیو سٹالن لینن وغیرہ ان میں سے آخر کوئی تو پختہ عقل کا آدمی ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ پر یقین نہ ہوگا۔ تو دل میں کبھی کبھی دھڑکن تو پیدا ہوتی ہوگی۔ اس خیال کے آنے پر مَیں نے چاہا۔ کہ مَیں موسیو سٹالن یا یوں کہو کہ ملکہ سے اس بارہ میں دریافت کروں۔ اس وقت مَیں نے دیکھا کہ موسیو سٹالن یا ملکہ کی عمر چھوٹی ہو گئی ہے۔ اور جس طرح چھوٹے بچوں سے پیار سے بات کرتے ہیں۔ مَیں نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اور پیار دیکر پوچھا ہے۔ مَیں تم سے ایک بات پوچھوں۔ تم ٹھیک ٹھیک جواب دوگی۔ آگے اس لڑکی نے لڑکیوں کے انداز میں کہا کہ آپ پہلے بتائیں۔ کہ کیا بات ہے۔ مَیں پھر اصرار کرتا ہوں کہ نہیں پہلے یقین دلاؤ کہ تم ٹھیک ٹھیک جواب دوگی۔ اس وقت مجھے یہ خیال ہے۔ کہ چونکہ کمیونسٹ تحریک کی بنیاد دہریت پر ہے۔ اس لئے اپنی نسبت یا کسی دوسرے لیڈر کی نسبت یہ تسلیم کرنا کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین تھا۔ یا اس بارہ میں تردد رہا کرتا تھا۔ اس کے لئے مشکل ہوگا۔ اس لئے میں اس سے وعدہ لیلوں۔ مگر اس نے مجھے جواب نہیں دیا۔ اور اصرار کرتی رہی کہ آپ پہلے یہ بتائیں کہ کیا سوال کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر مَیں نے اس خیال سے کہ اس وقت مناسب نہیں پھر سوال کرونگا اس بات کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد یوں معلوم ہوا کہ رات کا وقت ہے۔ اور ہم سونے لگے ہیں۔ کمرہ میں ایک ہی چارپائی ہے۔ مَیں نے اس پر اسے سونے کے لئے کہا۔ اور زمین پر مَیں اور میری ایک بیوی اور کچھ اور لوگ ہیں لیٹ گئے ہیں۔ میرے پاؤں اس چارپائی کیطرف ہیں۔ خواب میں مَیں سو گیا ہوں۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد مجھے کسی نے گھبرا کر جگایا۔ اور کہا موسیو سٹالن کو جسے سب روس کی ملکہ ہی خیال کرتے ہیں۔ اور اس وقت تک عورت ہی کی شکل ہے خون کی قے آئی ہے۔ اور حالت خراب ہے مَیں گھبرا کر اٹھا تو دیکھا کہ ملکہ یا سٹالن نڈھال ہو کر بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہے۔ اس کے سرہانے اور پائنتی ہمارے گھر کی دو عورتیں بیٹھی ہیں۔

پرنٹر و پبلشر: بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور ملکہ کا سانس اکھڑا ہوا ہے۔ اور حالت خطرہ والی معلوم ہوتی ہے۔ میں اس فکر میں کہ کیا علاج کیا جائے۔ کمرہ کے ایک طرف گیا ہوں کہ یوں معلوم ہوا جیسے مسٹر گاندھی کمرے میں آئے ہیں اور ہمارے ساتھیوں سے کہا ہے کہ اس کی حالت خراب ہے اور یہ مر جائیگی اور روسی قوم سخت غضب میں آجائیگی۔ کہ ہماری ملکہ کو زہر دے کر مار دیا۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں تاکہ آپ لوگوں کے نام یہ واقعہ نہ لگ جائے اس پر میرے ایک ساتھی نے مجھ سے یہ بات آکر کہی اور میں نے اس پر عمل کرنے کا ارادہ کر لیا اور میں نے جلد جلد کوٹ اور پگڑی اٹھالی تاکہ پہن کر ہم وہاں سے چلے جائیں میں اس کمرہ سے باہر نکل کر کوٹ اور پگڑی پہننے میں لگ گیا۔ پگڑی رات کو اتارنے کی وجہ سے کچھ پیچ گئی ہے۔ اسے مشکل سے درست کیا اور پھر اس کمرہ میں آگیا۔ وہاں پہنچکر مجھے خیال آیا کہ ملکہ تو ابھی زندہ ہے اسے اسی حالت میں چھوڑ کر اپنے بچاؤ کی خاطر چلے جانا تو اخلاق کے خلاف ہے۔ اور میں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہو میں اس کی حالت کی درستی یا موت تک یہاں ٹھہرونگا۔ اسی عرصہ میں اس نے آنکھیں کھولیں اور نہایت نقاہت سے مجھے کہا کہ میرے لئے دودھ منگوا دیں میں نے اسے کہا بہت اچھا اور ارادہ کرتا ہوں کہ کسی کو دودھ منگوانے کے لئے بھجواؤں کہ آنکھ کھل گئی۔

اس خواب میں بہت سے گزشتہ اور آئندہ امور پر روشنی پڑتی ہے۔ مگر سردست میں صرف خواب شائع کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ خدا کرے اسلام اور سلسلہ کے لئے مفید ہو۔

قرارداد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

طلباء کالج کے لئے لازمی امتحان

آج کل کالج کمیونزم پھیلانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ مجلس مرکزیہ نے کالجوں کے احمدی طلبہ کو کمیونزم سے محفوظ کرنے اس کے خلاف میگزین مہیا کرنے اور اسلام کے نظام سے متعارف کرنے کے لئے جو آئیڈیل نظام ہے منجملہ دیگر امور کے ایک قرارداد میں یہ تجویز کیا ہے۔ کہ تمام ایسے طلبہ کے لئے امتحان "اسلام کا اقتصادی نظام" میں شمولیت لازمی قرار دی جائے تا وہ حضور کے اس عظیم الشان لیکچر کو بار بار پڑھ کر اس کا امتحان دیکر اس کو پورے طور پر ذہن نشین کر سکیں اور خدا کے فضل سے ایسے ہتھیاروں سے مسلح ہو سکیں کہ کمیونزم اُن کے آگے کبھی ٹھہر نہ سکے۔ یہ امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ۷ اخاء (اکتوبر) کو ہوگا۔ کتاب ۱۲؍ فی نسخہ کے حساب سے دفتر مرکزیہ سے حاصل کریں۔ اگر بذریعہ بک پوسٹ طلب فرمائیں تو ایک نسخہ کا محصولڈاک بھی بھیجدیں۔ — خاکسار مشتاق احمد

فتح کا جلسہ — ۱۹؍ اگست کو جماعت احمدیہ کے اکثر احباب نے مسجد کبوتراں والی میں بعد از نماز فجر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ہماری مہربان گورنمنٹ کے حق میں جنگ کو فاتحانہ طریقہ پر ختم کیا۔ اور دعا کی گئی کہ مولا کریم دنیا میں امن و آرام قائم فرمائے۔ اور خداوند کریم ایسے سامان مہیا فرمائے کہ اس مہیب جنگ کے خاتمہ پر دنیا میں دور حکمران یا دلیوں میں صلح اور آشتی کی لہر پیدا ہو جائے۔ خاکسار [illegible] نائب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا — (۱) رشید احمد صاحب دفتر قانونگوئی اوکاڑہ بیمار رہیں۔ (۲) مشتاق احمد صاحب اور (۳) غلام احمد صاحب میانوالی امتحان دے رہے ہیں (۴) نور الحق صاحب قادیان کے دو بھانجے بیمار رہیں۔ (۵) میاں غلام علی صاحب اڈیل (یو۔پی) بیمار رہیں۔ (۶) غلام محمد صاحب مدرسہ چٹھہ کی لڑکی بیمار ہے۔ وہ خود دینی و دنیاوی ترقی کے خواہاں ہیں (۷) شیخ رحیم بخش صاحب موگا بیمار رہیں۔ (۸) ڈاکٹر فضل کریم صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار رہیں۔ (۹) منصور احمد صاحب سونگھڑوی بیمار رہیں۔ (۱۰) سید مشتاق احمد صاحب سنبھل پور خود انکی اہلیہ اور ہمشیرہ بیمار رہیں۔ (۱۱) خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ فضل احمد صاحب جبل پور سخت بیمار رہیں۔ (۱۲) بشیر احمد صاحب پسر محمد احمد صاحب قادیان بیمار رہیں۔ (۱۳) شیخ محمد شریف صاحب لاہور کے چچا بعارضہ آشوب چشم بیمار رہیں۔ (۱۴) فضل اللہ صاحب بنگلور خود اور ان کی بچی بیمار ہے۔ (۱۵) اہلیہ صاحبہ محمد اکرام صاحب بریلی بیمار ہیں۔ احباب ان سب کیلئے دعا فرمائیں۔

ولادت — (۱) بابو عبد الرحمٰن خان صاحب انبالہ کے ہاں ۲۸؍ اگست کو لڑکا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام لطف المنان رکھا۔ مبارک ہو۔ (۲) رشید احمد صاحب اختر دارالرحمت قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵؍ اگست تیسرا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا کریں۔

وفات — محمد علی خان صاحب ابن دولت خان صاحب سیکرٹری مال کاٹھ گڑھ کی اہلیہ سلامت بی بی بعمر ۲۸ سال ۲؍ جولائی کو فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔

دعائے نعم البدل — (۱) ملک محمد عبد اللہ صاحب قادیان کی سوا سالہ بچی ناصرہ ۲۹؍ اگست کو فوت ہو گئی۔ (۲) مولوی محمد نور الدین صاحب گولیکی گجرات کا بچہ مبشر احمد ۱۲؍ اگست کو فوت ہو گیا۔ احباب نعم البدل کی دعا کریں۔

درخواست دوا — شیخ عبد الغفور صاحب سونگھڑوی کالا بخار سے سخت بیمار رہے۔ کوئی دوست مفید و مجرب دوا عنایت فرمائیں اور دعا بھی کریں۔ والدہ عبد الغفور کوسمی سونگھڑہ کٹک۔

التجائے خاص — میرا لڑکا محمد داؤد پونا سینی ٹوریم میں زیر علاج ہے۔ اس کے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت رمضان المبارک میں برخوردار کی مکمل صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ نیز حضرت والد صاحب مولوی قطب الدین صاحب حکیم بعارضہ فالج عرصہ سے بیمار ہیں۔ پہلے سے بہت افاقہ ہے مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل

یوم الفتح کی خوشی میں جلسہ — ۱۷؍ اگست کو جماعت احمدیہ کریام کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چوہدری مہر خان صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ سر فتح جاپان کے مفصل حالات سنائے گئے اور مندرجہ ذیل ریزولیشن باتفاق رائے پاس ہوا۔ جماعت احمدیہ کریام کا یہ غیر معمولی اجلاس جنگ جاپان میں کامیابی پر اس لئے غیر معمولی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تباہی سے بچایا اور ہمارے امام حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے بہت عرصہ پہلے جنگ میں برطانیہ کی یقینی فتح کے متعلق جو خبر دی تھی۔ وہ پوری ہوئی۔ خاکسار عبد الغنی خان جنرل سیکرٹری

جشن فتح کا جلسہ — ۱۵؍ اگست کو قبل نماز عشاء جماعت احمدیہ موسٹی بنی مائنز کا جلسہ زیر صدارت مولوی فخر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت منعقد ہوا۔ جس میں خدا تعالیٰ کے تازہ نشان متعلقہ پیشگوئی مسٹر ہربرٹ مارین پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ جماعت میں حضرت مصلح موعود کا مقام جو آپکو اللہ تعالیٰ کے حضور حاصل ہے۔ واضح کیا گیا۔ جماعت کو اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی۔ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں علاوہ موعود خلیفہ کی قوت قدسیہ کے انصار اللہ کے سالانہ جلسہ میں حضور نے جو تقریر فرمائی تھی۔ اس کو واضح طور سے جماعت کو سمجھایا۔ مصلح موعود کی درازیٔ عمر باصحت کے لئے دعائیں کی گئیں۔ جشن فتح پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی بیان کی گئی۔ اور فتح کا جشن منا کر سرکار کے لئے دعا کی گئی۔ عطاء الرحمٰن احمدی سیکرٹری تعلیم و تربیت موسٹی بنی مائنز

اظہار خوشی — اتحادیوں کی کامیابی اور فتح کی خوشی میں اظہار خوشی اور مبارکباد کا ایک تار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند شملہ۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب شملہ۔ کمشنر بہادر انبالہ ڈویژن انبالہ۔ ڈپٹی کمشنر صاحب انبالہ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس انبالہ کی خدمت میں میری طرف سے ارسال کیا گیا۔ خاکسار عبد الرحمٰن امیر جماعت انبالہ شہر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

لیلۃ القدر کی تلاش

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہے۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ جو حضور نے ۱۹ اپریل ۱۹۲۶ء میں فرمایا۔ احباب جماعت کے افادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

یہ رمضان کا آخری عشرہ ہے۔ اور اس آخری عشرہ کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اس کے اندر ایک ایسی رات ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی دعائیں خاص طور پر سنتا ہے۔ اس رات میں اس کے بندے جو کچھ طلب کرتے ہیں وہ دیتا ہے۔ اور جو چاہتے ہیں وہ پورا کرتا ہے اور آپؐ نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں

اسے تلاش کرو۔ گو جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ آخری عشرہ میں ہی وہ رات آئے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ اور بعد میں آنے والے صلحاء اور اولیاء اللہ کے تجربہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ رات بالعموم آخری عشرۂ رمضان میں آتی ہے

اس رات کے برکات

بہت سے اولیاء نے خود مشاہدہ کئے ہیں۔ اور اپنی روحانی آنکھوں سے ان انوار کو آسمان سے اترتے دیکھا ہے۔ جو انوار ایک دم میں تاریک دل کو نورانی بنا دیتے۔ اور متفکر انسان کو تمام دنیا میں

سب سے زیادہ خوش

کر دیتے ہیں۔ یہ تو ایک منٹ کے لئے بھی کبھی خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء یہ ہے۔ کہ اس گھڑی میں جو رمضان کے آخری عشرہ کی کسی رات میں آتی ہے۔ جو آدمی جو کچھ بھی مانگے۔ وہ اسے مل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر دین کے معاملہ میں امن و امان اٹھ جاتا ہے۔ اور لیلۃ القدر اس

دعائے گنج العرش

کی طرح رہ جاتی ہے۔ جس کے متعلق جاہلوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ وہ ایسی دعا ہے جس سے انسان جو چاہے حاصل کر سکتا اور ہر قسم کی تکلیف سے بچ سکتا ہے۔ اور پھر ایسی دعا کا پتہ بھی چور کے ذریعہ لگا ہے نہ کسی ولی اور بزرگ کے ذریعہ۔ کہتے ہیں۔ ایک چور تھا جس نے کئی خون کئے۔ بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ لیکن جب جلاد اسے قتل کرنے لگے۔ اور اس کی گردن پر کئی تلواروں کے وار کئے۔ تو اسے ذرا بھی گزند نہ پہنچی۔ اور ذرا بھی گردن نہ کٹی۔ اس پر بادشاہ کو اطلاع دی گئی۔ کہ تلواریں اس کی گردن نہیں کاٹ سکتیں۔ بادشاہ نے کہا۔ کہ اگر اس کی گردن ایسی ہی ہے۔ کہ تلواروں سے نہیں کٹ سکتی۔ تو اسے پھانسی دے دو لیکن جب پھانسی پر چڑھایا گیا۔ تو پھانسی بھی اس پر کوئی اثر نہ کر سکی۔ اس کی اطلاع بادشاہ کو دی گئی۔ تو اس نے کہا اچھا آگ میں ڈال دو۔ مگر آگ نے بھی اس کا کچھ نہ بگاڑا۔ پھر کہا گیا کہ اسے اونچے پہاڑ پر سے گرا دو لیکن پہاڑ پر سے گرانے پر وہ اس طرح لڑھکتا ہوا نیچے آ پہنچا۔ گویا کھیل رہا ہے۔ پھر کہا گیا اسے وزنی پتھر باندھ کر پانی میں پھینک دو۔ لیکن جب پھینکا گیا تو وہ پانی پر اس طرح تیرنے لگا جس طرح کارک تیرتا ہے۔ آخر بادشاہ نے اسے اپنے پاس بلا کر کہا۔ کہ ہم سے غلطی ہو گئی کہ ہم نے تمہیں چور سمجھ کر سزا دینی چاہی۔ تم تو بڑے

باکرامت انسان

ہو۔ اس نے کہا ہوں تو میں چور ہی۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ میں ایک ایسی دعا جانتا ہوں کہ جتنے انبیاء گزر چکے ہیں۔ ان کی نیکیوں کے برابر نیکیاں ایک دفعہ اس کے پڑھنے سے حاصل ہو جاتی ہیں اسی طرح خواہ کوئی کتنے گناہ کرے۔ ایک دفعہ اس کے پڑھ لینے سے سب دور ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ میں وہ دعا پڑھا کرتا ہوں۔

تو نادانوں کی یہ دعا نکالی ہوئی ہے۔ اگر لیلۃ القدر بھی اسی طرح کی ہو۔ کہ خواہ کوئی ڈاکہ ڈالے چوری کرے۔ قتل کرے انبیاء کو گالیاں دے۔ شریعت کے کسی حکم پر عمل نہ کرے۔ لیکن اس رات دعا مانگ لے۔ تو

انبیاء کی دعائیں

ردّ ہو جائیں۔ مگر اس کی دعا ردّ نہ ہو گی۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ پھر کسی کو نیک اعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً ایک شخص اس رات یہ دعا مانگ لے۔ کہ میں جو چاہوں کروں لیکن جاؤں جنت کے سب سے اعلےٰ مقام میں اور اعلےٰ درجہ میں۔ اور یہ دعا ضرور قبول ہونی ہے۔ تو پھر خواہ وہ کچھ کرے جنت میں ہی جائیگا۔ مگر یہ بات

اسلام کی تعلیم

اور اسلام کے منشاء کے قطعاً خلاف ہے پس، رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے۔ کہ اس رات میں ایک خاص گھڑی ہوتی ہے۔ جبکہ برکات نازل ہوتی ہیں۔ اور خصوصاً جمعہ کی رات کو اس سے بڑا تعلق ہے اور اس کا یہ مفہوم نہیں ہے۔ کہ اس گھڑی میں خواہ کوئی دعا کی جائے۔ خدا تعالےٰ کو ضرور منظور کرنی پڑتی ہے۔ اور وہ اسے ردّ نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کے لئے کچھ حد بندی کرنی پڑے گی۔ جس کے ماتحت اس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ حد بندیاں کیا ہیں۔ وہی ہیں جو شفاعت کے متعلق ہیں یعنی ایک ایسا شخص جو کوئی ایسی چیز مانگتا ہے۔ جو

خدا تعالےٰ کے قانون کے ماتحت

دی جا سکتی ہے۔ لیکن بعض عارضی روکیں پیدا ہو گئی ہیں۔ جو امکان قدرت سے تعلق نہیں رکھتیں۔ یا اس انسان کے درجہ سے تعلق نہیں رکھتیں۔ وہ ایسے موقعہ پر مانگے گا۔ تو اسے مل جائے گا ورنہ اگر اس کا یہ مطلب ہو۔ کہ

خواہ کوئی کچھ کرے

جو دعا بھی اس وقت مانگے وہی قبول ہو جائیگی تو ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص رمضان کے پہلے بیس روزے نہ رکھے۔ نہ نمازیں پڑھے۔ نہ کوئی اور نیک کام کرے۔ لیکن جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو۔ تو مغرب کی نماز کے بعد سے لے کر صبح کی نماز تک دعا مانگتا رہے۔ اور دن کو سو جائے۔ نہ ظہر کی نماز پڑھے نہ عصر کی۔ پھر رات کو یہ دعا مانگنی شروع کر دے۔ کہ میں جو چاہوں کرتا رہوں۔ مجھ سے کوئی باز پرس نہ ہو۔ اور میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام پر جنت میں رکھا جاؤں۔ یہ ہرگز مفہوم نہیں ہو سکتا ان حدیثوں کا جو

لیلۃ القدر کے متعلق

آئی ہیں۔ دعا وہی سنی جاتی ہے جو خدا تعالےٰ کے قانون کے ماتحت قبول ہونی ممکن ہو۔ مگر عارضی روکوں کی وجہ سے قبول نہ ہو سکتی ہو۔ اور یہ درست ہے کہ انبیاء کی ایسی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔ ان کی وہی دعائیں نامنظور ہوتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے قانون یا خاص تقدیر کے مقابلہ میں آ پڑتی ہیں۔ اور انبیاء کو اس کا پتہ نہیں ہوتا۔ ورنہ جو ایسی نہیں ہوتیں وہ قبول کی جاتی ہیں۔ اور کبھی رد نہیں کی جاتیں یہی وجہ ہے۔ کہ بعض اوقات

انبیاء کے مونہہ سے نکلے ہوئے فقرے

اس صفائی کے ساتھ پورے ہو جاتے ہیں کہ لوگ خیال کر لیتے ہیں۔ انہیں بھی قانون قدرت پر تصرف حاصل ہے لیکن وہ اہم امور جو خاص قدرتوں کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور جن کے متعلق خدا تعالےٰ کا قانون اور رنگ میں جاری ہوتا ہے۔ ان کے متعلق نہ صرف یہ کہ انبیاء کے مونہہ سے نکلی ہوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ مہینوں اور سالوں اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تو بھی منظور نہیں ہوتی۔ بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ انبیاء اور اس کے مقربین کی دعائیں ان کی

محبت اور پیار

کی وجہ سے سنتا ہے۔ مگر محبت اور پیار کی وجہ سے خدائی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ دعائیں جو اس کے قانون قدرت یا خاص تقدیر کے خلاف ہوں انہیں قبول نہیں کرتا۔

پس رمضان المبارک کا آخری عشرہ بھی بعض حد بندیوں کے ماتحت آئے گا۔ اور جب یہ بات تسلیم کی جائیگی۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ اس عشرہ میں آنے والی خاص گھڑی سے وہی فائدہ اٹھائیگا۔ جس کے دوسرے اعمال بھی اچھے ہونگے۔ اور جو دوسرے ایام بھی اچھے اعمال میں صلاحیت رکھتا ہوگا۔ یعنی وہی اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ جو اپنے

اعمال کے رُو سے

اس کا مستحق ہوگا۔ پھر یہ حد بندی لگانے پر یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے ہے جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس عشرہ میں وہ خاص گھڑی اس لئے رکھ دی گئی ہے۔ کہ جو چاہے۔ اس سے فائدہ اٹھالے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بنائی جاتی ہے۔ پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے۔ کہ لیلۃ القدر اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی جس کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ بلکہ پچھلے سال اور پچھلے مہینے اسے بناتے ہیں۔ جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہونگے۔ اسی کے لئے لیلۃ القدر ہوگی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیلۃ القدر میں یہ اشارہ ہے۔ کہ جس کے

ابتدائی ایام نیکی میں

گذرتے ہیں۔ اس کے انتہائی ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی تائید اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ اس کے لئے آخری ایام میں ایسا وقت آتا ہے۔ کہ خدا اس کے لئے فضل نازل کرنے کا خاص موقعہ رکھتا ہے۔ پس لیلۃ القدر میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اگر انسان اپنی زندگی کی ابتدائی گھڑیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا میں صرف کرے۔ تو اس کی انتہائی گھڑیاں خدا تعالیٰ خود اپنی رضا میں صرف کرائیگا۔ اگر کوئی شخص اپنے

طاقت کے ایام میں

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس وقت جبکہ بڑھاپے کی وجہ سے اور کمزور ہو جانے کے باعث خدا تعالیٰ کی خاطر جسمانی اور مالی قربانی نہ کر سکے گا۔ خدا تعالیٰ خود اس سے کرائیگا۔

پس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جس لیلۃ القدر کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ دراصل انسان کے انجام کی طرف اشارہ ہے۔ اگر ایک انسان نے متواتر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کی اس کی رضا حاصل کرنیکی کوشش کی تو جب اس پر ایسا زمانہ آئیگا۔ جب وہ اپنی ناطاقتی کی وجہ سے خدمت دین میں حصہ نہ لیگا۔ تو خدا تعالیٰ خاص طور پر اسکی مدد فرمائے گا۔ اور اسکی باتوں میں وہ اثر پیدا کردے گا۔ جو دوسروں کے کاموں میں بھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس نے

اپنی ساری عمر

خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول میں خرچ کردی۔ اور دوسرے ابھی امتحان میں ہیں۔ نہ معلوم ان کا کیا نتیجہ ہو۔ پس لیلۃ القدر اس طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ ایک انسان جس نے اپنی ساری عمر خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے دین کی خدمت میں صرف کردی۔ تو کمزور ہو جانے کی وجہ سے جب جہاد کے لئے نہیں جاسکیگا۔ یا مالی قربانی نہیں کر سکے گا۔ اس وقت اس کے دل میں جو نیک ارادے پیدا ہونگے ان کا بھی اس کو اتنا ثواب ملیگا۔ جو جوانوں کو ان کے کاموں کا نہیں ملے گا۔ کیونکہ اُن کی زندگی کی تو ابھی ابتدا شروع ہوئی ہے۔ اور وہ اپنی زندگی اور قویٰ خرچ کرکے انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ پس

لیلۃ القدر پیدا کی جاتی ہے

اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کام کرنے والوں کے انجام کی خوبی کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ مگر دوسری طرف اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی کا انجام اچھا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا۔ کہ اس کی ابتدا بھی اچھی نہ تھی۔ اور اس کی ابتدائی خدمات نیک نیتی اور خلوص پر مبنی نہ تھیں۔

پس لیلۃ القدر سے یہ سبق مل سکتے ہیں۔ اول یہ کہ جو انسان خلوص اور نیک نیت کے ساتھ ابتداء سے کام کریگا۔ اس کا انتہاء اچھا ہوگا۔ اور دوئم یہ کہ اگر کسی کے لئے لیلۃ القدر کی حالت پیدا نہیں ہوتی۔ تو معلوم ہوا کہ گو اُس کا پہلا زمانہ بظاہر اچھا معلوم ہوتا تھا۔ اور وہ اچھے کام کرتا نظر آتا تھا۔ مگر اس میں کچھ ایسے نقص تھے کہ جنکی وجہ سے اس کی خدمات قبول نہ ہوئیں۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے اعمال کے تسلسل کو جاری نہ رہنے دیا۔

ان دو سبقوں کے ماتحت دوستوں کو صرف رمضان میں ہی نہیں اور اب رمضان کے آخری عشرہ میں ہی نہیں بلکہ بعد میں بھی

لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہئیے

اور اپنی زندگی کے آخری عشرہ کے لئے ایسے سامان مہیا کرنے چاہئیں کہ انہیں لیلۃ القدر کے فیوض حاصل ہو سکیں۔ اور ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی زندگی کے پہلے ایام میں تو کام کریں لیکن

انجام کے وقت

جب ان میں کام کرنے کی طاقت نہ رہے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد حاصل نہ ہو۔ جو اپنے محبوب بندوں کو دیتا اور جو بخشش کے طور پر اس کی طرف سے ملتی ہے۔ اس وقت وہ اپنا خاص فضل نازل کرے اور اپنی برکات کا وارث بنائے۔ یہی سبق ہے۔ جو خدا تعالیٰ لیلۃ القدر سے مومنوں کو دیتا ہے۔ اور اُس کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے

کہ ہم رمضان کی لیلۃ القدر سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور انسان کی زندگی کی جو لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اس سے بھی مستفیض ہوں۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی گود میں ہوں۔ اور ہمارا آخری انجام اسی طرح ہو۔ جس طرح لیلۃ القدر کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نشان

اٹامک بم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۱۰ اگست میں اس بات کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ اٹامک بم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ حضور علیہ السلام کا الہام تھا کہ "شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا"۔ چنانچہ اخبارات نے لکھا کہ اس بم کی تباہی کو دیکھ کر واقعہ میں رونا آتا ہے۔ اس الہام کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مہلک ایجاد کی تباہ کاریوں کا ذکر اپنے اشعار میں بھی کیا ہے۔ فرمایا ؎

وہ تباہی آئیگی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائینگے عشرتکدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھینگے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائینگے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائینگے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہونگی نہیں ان کا شمار

سو دنیا نے شہروں اور دیہات کی تباہی دیکھی عشرتکدوں کو غمکدوں سے بدلتے دیکھا۔ شادی کی جگہ ماتم اور اونچے محلوں کی جگہ مٹی کے ڈھیر دیکھے اور اس قدر جانیں تلف ہوئیں کہ صرف دو اٹامک بموں سے پانچ لاکھ انسان ہلاک و مجروح ہوئے (احسان ۲۴ اگست)

پھر اسی پر بس نہیں آپ نے فرمایا۔ ؎

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
ہوش اڑ جائینگے انسان کے پرندوں کے حواس
بھولینگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار

چنانچہ اٹامک بمباری کے دو دن بعد ٹوکیو ریڈیو نے جو بیان دیا اس میں بتایا "ہیروشیما کے شہر میں سوموار کو اس بم سے تمام قسم کے جاندار انسان یا حیوان جل کر مر گئے"۔ (الفضل ۱۱ اگست)

یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ جو خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عرصہ پہلے دنیا کو دی تھی وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ کیونکہ بالکل درست ثابت ہوئی۔ اتنا عرصہ قبل اتنے بڑے حادثہ کے متعلق کسی انسانی دماغ میں قطعاً یہ بات نہ آسکتی تھی۔ جو اٹامک بم کے ذریعہ ظہور پذیر ہوئی۔ کاش عقل و سمجھ رکھنے والے انسان خدا تعالیٰ کے اس قسم کے نشانات سے فائدہ اٹھائیں۔ خاکسار تاشیراز شملہ

3

اختلافی مسائل کے متعلق مسٹر ایس۔کے۔ حق کی مولوی محمدؐ علی صاحب سے
دلچسپ خط و کتابت

نتیجہ ــــــ مولوی محمدؐ علی صاحب کی پہلوتہی

مسٹر ایس۔ کے حق گورداسپور کے ایک پلیڈر ہیں۔ جن کی توجہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر سنکر جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین کے بعض اختلافی امور کی طرف مبذول ہوئی۔ اور انہوں نے مولوی محمدؐ علی صاحب سے متعلق مخلصانہ کوشش کی۔ کہ انہیں کسی فیصلہ کن امر کی طرف لائیں۔ لیکن مولوی صاحب موصوف نے حسب معمول انہیں بھی مایوس کیا۔ اس سلسلہ میں جو خط و کتابت ہوئی۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ مسٹر سعید انگریزی میں خط لکھتے تھے۔ جن کا ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

مولوی محمدؐ علی صاحب کی خدمت میں خط

گورداسپور
۷ فروری ۱۹۴۵ء

محترم مولوی محمدؐ علی صاحب السلام علیکم

ملتمس ہوں۔ کہ مجھے اجازت دی جائے۔ کہ میں بعض متنازعہ مسائل کے متعلق جو آپ کی پارٹی اور مرکزی جماعت قادیان کے درمیان ہیں۔ کچھ واقفیت حاصل کروں۔ مجھے آپ کا قیمتی وقت لینے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن میری کیفیت اس ناواقف آدمی کی سی ہے۔ جو ایک واقف سے کچھ علم حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ سچائی ایک نایاب چیز ہے۔ اور اس کو پانے کی کوشش کرنے میں انسان کو بہت خوشی حاصل ہونی چاہیئے۔

میں نے مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب کی وہ معرکۃ الآرا تقریر سنی۔ جو انہوں نے ۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء کو کی تھی۔ ان کا منشا یہ تھا۔ کہ غیر احمدی سامعین ان کی وہ تجاویز جو متنازعہ فیہ مسئلہ کے متعلق ہیں۔ آپ تک پہنچا دیں۔ ایک غیر احمدی ہونے کی حیثیت میں یہ امر میرے لئے باعث خوشی ہے۔ کہ میں ان کی اس تقریر کا متعلقہ حصہ آپ تک پہنچاؤں۔ مرزا صاحب کے نزدیک سمجھوتہ کا جو طریق ممکن ہے۔ اس کی تشریح بھی میں اس خط کے ساتھ شامل کر رہا ہوں۔ مجھے یہ تجاویز دیانتدارانہ معقول اور قابل عمل نظر آتی ہیں۔ جب تک کہ آپ ان کے مقابلہ میں یہ ثابت نہ کریں کہ وہ کسی قسم کے تعصب پر مبنی ہیں۔ آپ کو ان پر اگر کوئی اعتراضات ہوں۔ یا کوئی قابل اصلاح پہلو نظر آئے۔ تو آپ ازراہِ کرم مجھے لکھیں۔ شاید آخرکار اس طرح تمام جھگڑے ختم کرنے کی کوئی معقول درمیانی راہ نکل آئے۔

دوسری وجہ آپ کو یہ خط لکھنے کی محض ذاتی ہے۔ جب میں نے اسی موضوع پر آنریبل چودھری سر محمدؐ ظفر اللہ خاں صاحب کا وہ مفصل بیان پڑھا جو رسالہ "فرقان" بابت ماہ نومبر و دسمبر میں شائع ہوا ہے۔ تو اس بارے میں میرے دل میں ایک پرجوش دلچسپی پیدا ہو گئی۔

چودھری صاحب موصوف کے مضمون میں نہایت موثر انداز میں بیان کئے ہوئے حقائق دل کی گہرائیوں میں یہ بات پیدا کرتے ہیں۔ کہ آپ (مولوی محمدؐ علی صاحب) کی پوزیشن اور خیالات صحیح طور پر معلوم کرنے کے لئے آپ کی طرف رجوع کیا جائے۔ ان خیالات نے مجھے تحریک کی ہے۔ کہ میں ان سوالات کو آپ تک پہنچاؤں جو میں اس خط کے ساتھ شامل کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ مہربانی فرما کر میرے علم میں اضافہ کرنے کے لئے ان کا جواب فرصت نکال کر ضرور دیں گے۔

آخر میں میں اس نوازش اور توجہ کا شکر گزار ہوں۔ جس سے آپ میرے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کا مطالعہ فرمائینگے۔ اور میں آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ کہ آپ کے قیمتی وقت پر میں نے بے جا تصرف کیا۔ میرے پاس اسکی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ میری نیت نہایت نیک تھی مودبانہ سلام علیکم کے ساتھ۔ آپ کا مخلص

سعید۔کے۔حق بی۔اے ایل۔ایل۔بی پلیڈر گورداسپور

اس عریضہ کے ساتھ حسب ذیل چیزیں منسلک ہیں
(۱) حضرت مرزا صاحب کی سمجھوتہ کے متعلق تجاویز
(۲) میرے سوالات۔
(۳) نوٹ) اگر آپ چاہیں تو میں بڑی خوشی سے مذکورہ بالا "فرقان" کا پرچہ بھی آپ کو بھجوا سکتا ہوں۔

سمجھوتہ کی تجاویز

سمجھوتہ کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی تجاویز حسب ذیل ہیں:۔ اول۔ مولوی محمدؐ علی صاحب میری ان تحریرات کا انتخاب کریں۔ جو مسائل متنازعہ فیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں میں نے لکھیں۔ اور میں ان تحریرات کا انتخاب کرلوں گا۔ جو مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ان امور پر لکھیں۔ اور یہ دونوں قسم کی تحریریں دونوں مصنفوں کے دستخطوں کے ساتھ شائع کردی جائیں۔ اور ان تحریروں کے نیچے یہ تصدیق بھی ثبت ہو۔ کہ ہمارے اعتقادات اب بھی وہی ہیں۔ جو پہلے تھے۔ نا مکمل حوالہ کی صورت میں دوسری پارٹی کو حق ہوگا۔ کہ وہ مکمل حوالہ درج کر دے۔ یا کوئی اور حوالہ درج کر دے۔ جس سے کہ اس حوالہ کی تشریح ہو سکے۔

دوم۔ دونوں جماعتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر "ایک غلطی کے ازالہ" پر دستخط کردیں۔ اور اس کو اس تصدیق کے ساتھ شائع کردیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوےٰ کے متعلق ہمارا اعتقاد اب بھی وہی ہے۔ جو اس ٹریکٹ میں درج ہے۔

سوم:۔ مولوی صاحب اپنے دستخطوں سے وہ بیان شائع کریں۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں عدالت میں دیا تھا۔ اور اس بات کی تصدیق کردیں۔ کہ اب بھی ان کے اعتقادات وہی ہیں۔ جو اس وقت تھے۔ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب بھی اس بیان پر اپنے تصدیقی دستخط کر دینگے۔

آپ کے اس مطالبہ کا کہ ان عقائد کے متعلق فیصلہ کے لئے بعض جج مقرر کئے جائیں۔ حضرت مرزا صاحب یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ اعتقاد اور ایمان کے معاملہ میں ججوں کی ثالثی تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ میری رائے میں ان کا یہ جواب صحیح اور معقول ہے۔

چند اہم سوالات

سوال ۱۔ اگر یہ درست ہے کہ میرزا بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب اپنے ذاتی مفاد کی خاطر خلافت کے استحکام اور اسکی حفاظت کے واسطے ہمیشہ کوشاں رہے ہیں۔ تو اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے۔ کہ میرزا بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب نے جو تجویز حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات کے فوراً بعد آپ کے سامنے پیش کی تھی (جسکو آپ نے منظور نہ فرمایا) کہ خلافت کو برقرار رکھا جائے اور اس امر کا فیصلہ کہ خلیفہ کون ہو۔ آپ کی اور آپ کے رفقاء کی مرضی کے مطابق کرلیا جائے؟

سوال ۲ (۱) اگر حضرت اقدس مرزا غلام احمدؐ صاحب کی جانشین آپکے نزدیک انجمن تھی۔ اور خلیفہ کی ضرورت نہ تھی۔ تو آپ نے اس درخواست پر اپنے دستخط کیوں کئے۔ جو حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء (حضرت میرزا صاحب کی وفات کے ایک روز بعد) بمقام قادیان پیش کی گئی تھی۔ اور جسمیں واضح طور پر درج تھا۔ کہ "حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کا تھا"؟

(ب) اور آیا یہ درست نہیں کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی حضرت خلیفہ اول کی بیعت کی؟

سوال ۳ کیا آپنے یونیورسٹی ہال لاہور میں ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو اپنی تقریر کے دوران میں یہ الفاظ کہے تھے؟ "ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ (یعنی حضرت میرزا صاحب) وہ صادق تھا۔ خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔"

(الحکم ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء)

سوال ۴ کیا ریویو اردو جلد ۵ میں آپنے یہ تحریر فرمایا ہے؟ "یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جسکو نبوت بدوں آپ کے واسطے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیئے مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ گویا اسی وجود مطہر اور مقدس کے عکس ہیں" کیا اب بھی آپ کا یہی عقیدہ ہے؟

سوال ۵ (۱) کیا ۱۹۰۳ء میں مولوی کرم دین نے حضرت میرزا صاحب کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا جو استغاثہ دائر کیا تھا۔ اسمیں آپ کا بیان بطور گواہ ہوا تھا؟

(ب) اور آپ کا بیان یہ تھا۔ کہ "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ میرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اسکو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔"

(ج) اور جرح میں آپ کا بیان یہ تھا۔ کہ "مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔"

(د) کیا آپ قرآن شریف سے متعلقہ آیات کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ جو ضمن نمبر ج کے زیر خط الفاظ کی تشریح کر سکیں؟

(ہ) کیا اسی استغاثہ میں خواجہ کمال الدین صاحب نے اس امر کی تصدیق کی تھی کہ مرزا صاحب نبی ہیں؟

سوال ۶ کیا آپ کے علم میں وہ تحریر ہے۔ جو ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء حضرت میرزا صاحب نے وفات سے تین روز قبل اخبار عام میں شائع کی؟ آپ کے نزدیک اس میں دعویٰ نبوت کا اثبات ہے یا انکار ہے؟ (مکمل عبارت حوالہ تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۲ تا ۱۳۴)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سوال نمبر ۲ - آپ کے خیال میں مندرجہ ذیل حوالہ کی وضاحت اور تشریح کیا ہوسکتی ہے۔

"اوائل ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے کہ مکرمی جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب نے جو ان دنوں رخصت پر قادیان تشریف لائے ہوئے تھے حضور اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ نواب صاحب رامپور نے جو شیعہ ہیں حضور کے بارے میں چند سوالات کئے جن کے یوں جواب دیئے گئے - منجملہ ان سوالات کے ایک یہ تھا کہ آیا حضور رسالت کے مدعی ہیں معاً نقاضیب نے جواب دیا کہ حضور کا ایک شعر ہے ؎

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم ستم و ز خداوند منذرم

اس کے متعلق حضور نے فرمایا "اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔ جو صاحب کتاب ہو - دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیئے - اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں ...... امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیئے"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۸ء)

مولوی محمد علی صاحب کو دوسرا خط

مولوی صاحب موصوف نے جب ایسے اہم اور ضروری اور مخلصانہ خط کا کوئی جواب نہ دیا - تو ان کی خدمت میں حسب ذیل دوسرا خط لکھا گیا۔

شکھسپور ۱۳ مارچ ۴۵ء

"پیارے مولوی صاحب! السلام علیکم -

ہر چند کہ میں نے اس مذہبی اختلافات کے متعلق جو آپ اور قادیانی جماعت کے درمیان ہے آپ کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا - اسی وقت سے میں بڑی شدومد سے ان سوالات کے متعلق جو میں نے آپ کو ارسال کئے تھے - جواب کا منتظر رہا - لیکن آپ نے نہ تو مجھے جواب سے نوازا - اور نہ ہی میرے خط کی رسید تک بھیجی - مجھے یقین ہے کہ آپ اس بات کو محسوس کر سکتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر کا وقت پر بیمار کے پاس پہنچنا کس قدر ضروری ہوتا ہے - یا ایک دوسری مثال سے اس کو اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ تبلیغی اغراض رکھنے والے لوگوں کا اس بات کا پورے طور پر اہتمام کرنا کہ وہ صرف اپنی مرضی سے ہی مذہبی تبلیغ کریں ایک قابل افسوس بات ہے خصوصاً جبکہ متلاشی حق لوگ خود ان کے پاس آئیں اور ان سے بعض سوالات کے جواب حاصل کرنا چاہیں یہ بات میرے لئے بہت تکلیف کا موجب ہوئی ہے کہ آپ نے میرے متعلق اپنے اس فرض کو نظر انداز کر دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ان سوالات کی طرف توجہ فرمائیں - اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میری ان مسائل میں رہنمائی فرمائیں - اور مجھے امید ہے کہ آپ وسعت قلبی سے کام لے کر اس بات کو نظر انداز کر دیں گے کہ میں نے اپنا مافی الضمیر ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ادا کیا ہے - میں نے اس خدشہ کو بالکل نظر انداز کر کے چپ رہنے کی بجائے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ہی اپنا مطلب پیش کر دیا ہے آپ کی فراخ حوصلگی سے مجھے توقع ہے کہ آپ میری اس تکلیف دہی اور نامناسب تکرار کو معاف کر دیں گے

مؤدبانہ آداب کے بعد ایک طالب حق"

مولوی محمد علی صاحب کا جواب

دوسرے خط کے پہنچنے پر مولوی محمد علی صاحب نے جواب تو دیا - مگر نہ دینے کے برابر چنانچہ لکھا:-

مسلم ٹاؤن ۴۵ء - ۳ - ۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی معظمی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ان ایام میں زیادہ تر باہر رہا ہوں مگر آپ کا خط جب مجھے ملا - اسی دن میں نے دفتر میں ہدایت کی تھی کہ آپ کے نام اخبار "پیغام صلح" کا وہ پرچہ بھیج دیا جاوے جس میں اس مباحثہ کے متعلق میں نے میاں صاحب کے چیلنج کا جواب دیا ہے - معلوم ہوتا ہے وہ پرچہ آپ کو نہیں ملا - اب دوبارہ بھجوا رہا ہوں

محمد علی -

اس کے بعد ۴۵-۳-۲۲ کو مجھے ایک رجسٹری پیکٹ وصول ہوا - جس میں "پیغام صلح" ۴۵-۳-۲۱ و ۴۵-۱-۱۷ و ۴۵-۳-۱۳ اور دو پمفلٹ جن کا عنوان "جناب میاں صاحب کو حلف اٹھانے کے لئے مقابلہ کی دعوت" اور "میاں محمود احمد صاحب کو دعوت مباہلہ" تھی - میں نے ان کا بغور مطالعہ کیا ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ میرے سوالات مندرجہ بالا کا ان میں بلاواسطہ یا بالواسطہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں ہے مولوی صاحب نے میرے ساتھ تحجب کی ہے - میں نے نہایت مؤدبانہ سوالات کا جواب مانگا تھا - انہوں نے میرے ہاتھ میں ڈکشنری (لغت) دے دی مگر مطلب پھر بھی حل نہ ہوا -

خاکسار ایس کے حق ملیپڈر گوردا سپور

(الفضل) اس خط و کتابت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اختلافی مسائل کے تصفیہ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا کیا طریق عمل ہے اور اپنے جن عقائد کو وہ بڑے شد و مد سے پیش کرتے اور جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال اور غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں - انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور اپنے سابقہ طریق عمل کے مطابق ثابت کرنے سے کس طرح گھبراتے ہیں

زکوٰۃ کی ادائیگی نہایت اہم فرض ہے

کوئی صاحب نصاب مومن زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس کا ادا نہ کرنا بخل ہے - اور جو شخص زکوٰۃ کے ادا کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے - وہ گویا شیطان کے اثر کے نیچے ہے - اور اپنے دل کو خدا کا تختگاہ بنانے کی بجائے شیطان کی تنگ و تاریک کوٹھڑی بنانا چاہتا ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الشیطٰن یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء واللّٰہ یعدکم مغفرۃ منہ و فضلاً کہ شیطان تمہیں افلاس و فقر کا وعدہ دیتا ہے (اور اسی طرح بخیل بناتا ہے) اور بدی کا حکم دیتا ہے (یعنی وہ مال بھی برے کاموں میں اور ناجائز باتوں میں خرچ کراتا ہے) اور اللہ تعالیٰ (اس کے بالمقابل خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو) اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے - پھر فرماتا ہے ما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللّٰہ فاولٰئک ھم المضعفون (سورہ روم) یعنی جو زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دو گے تو ایسے طور پر دینے والے (اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ) بڑھاتے ہیں۔

پھر فرماتا ہے ما انفقتم من شیء فھو یخلفہ و ھو خیر الرازقین (سبا) یعنی جو کچھ تم خرچ کرو اللہ تعالیٰ اس کی بجائے اور دے گا (اور بہتر دے گا کیونکہ) وہ سب سے اچھا دینے والا ہے

اب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان ترقیات کے وعدوں کے ہوتے ہوئے جو زکوٰۃ کی ادائیگی پر ان کو حاصل ہو سکتی ہیں - کون مومن اس کی طرف سے غفلت اختیار کر سکتا ہے - ہاں وہی غفلت کر سکتا ہے جسے یوم آخرت پر ایمان نہ ہو اور ایسے لوگوں کا دعویٰ اسلام بالکل بے حقیقت ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کے متعلق مسائل معلوم کرنے کے لئے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو دفتر بیت المال سے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب کر سکتے ہیں (ناظر بیت المال)

سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع اور مجالس خدام الاحمدیہ کے تعلیمی مقابلے

قائدین و زعماء مجالس بیرون کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ سالانہ اجتماع منعقدہ ماہ اخاء مطابق ماہ اکتوبر انہیں مندرجہ ذیل امور کے متعلق تیار ہو کر آنا ہے - امید کی جاتی ہے کہ ابتدائے سال ۱۹۴۵ء سے اخوت تک ان امور کی طرف توجہ کی ہوگی - کہ (۱) تمام خدام کو سو فیصدی ترجمہ قرآن آتا ہے (۲) تمام خدام کو سو فی صدی ترجمہ نماز آتا ہے (۳) تمام خدام نے قرآن کریم کا کچھ نہ کچھ نیا حصہ حفظ کیا ہے (۴) تمام خدام نے مزید احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیا ہے۔ (۵) تمام خدام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مزید مطالعہ کیا ہے (۶) ہر مجلس سے خدام زیادہ سے زیادہ ان امتحانات میں شریک ہوئے - جو مرکز کی طرف سے ہوتے رہتے ہیں - (۷) عام دینی معلومات کے متعلق از فقہ - اخلاق - تاریخ سلسلہ و اسلام وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کیں (۸) کسی مجلس میں کوئی خادم ناخواندہ نہیں (۹) ہر مجلس نے انصار سلطان القلم پیدا کرنے کی کوشش کی ہے -

مبارک ہیں وہ مجالس جو ان امور میں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر گزشتہ ریکارڈ کی نسبت بہتر ثابت ہوں - کہ وہ قوم کا بہترین جزو ہوں گی - اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کی وارث -

خاکسار قائم مقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

شعبہ تعلیم مجالس خدام الاحمدیہ سے کیا چاہتا ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمان کے مطابق کہ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ علم کو عام کر دے اور چاہیئے کہ وہ ہم ہی پہلی قوم ہوں جس کی ۱۰۰ فی صدی تعداد تعلیم یافتہ ہو۔

شعبہ تعلیم ہر زعیم اور قائد سے یہ امید رکھتا ہے اپنی اپنی جگہ وہ کوشش کریں کہ (۱) کوئی خادم ناخواندہ نہ رہے - (۲) کوئی خادم ایسا نہ رہے جو اپنے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ نہ کرتا ہو - اور ہر بار مجلس مرکزیہ کی طرف سے منعقدہ امتحانوں میں شامل نہ ہوتا ہو (۳) کوئی خادم ایسا نہ رہے جسے ترجمہ قرآن کریم نہ آتا ہو (۴) کوئی خادم ایسا نہ رہے جسے ترجمہ نماز نہ آتا ہو (۵) کوئی خادم ایسا نہ رہے جو تقریر نہ کر سکتا ہو (۶) کوئی خادم ایسا نہ رہے جو حدیث کا مطالعہ نہ کرتا ہو (۷) کوئی خادم ایسا نہ رہے جو عام دینی معلومات نہ رکھتا ہو مطالعہ کے شوق کے پیدا کرنے کے لئے ہر مجلس کو چاہیئے اپنی لائبریری قائم کرے - سر امتحان میں ہر خادم کو ...

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی۔

نمبر ۸۷۵۱ منکہ محمد الدین ولد میاں احمد بخش صاحب قوم ... پیشہ دیہاتی مبلغ عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۴ء ساکن کبیروالہ ضلع ملتان حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ پنجاب حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار وظیفہ اور قحط الاؤنس مبلغ ۸/۸/- روپے کل ۲۳/۸/- روپے دفتر سے گزارہ کے لئے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد خادم محمد الدین متعلم دیہاتی مبلغین کلاس قادیان۔ گواہ شد۔ رشید احمد چغتائی واقف زندگی قادیان۔ گواہ شد۔ مبارک احمد ناصر واقف زندگی قادیان۔

نمبر ۸۶۵۲ منکہ صالحہ بیگم زوجہ ابوالبشر محمد ایوب صاحب قوم احمدی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع ببیر پاٹک شاہ ڈاکخانہ حسین پور ضلع میمن سنگھ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ۳۰۰/- روپے اور حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ صالحہ بیگم بحروف انگریزی۔ گواہ شد۔ ابوالبشر محمد ایوب بحروف انگریزی رینج انسپکٹر ڈیپارٹمنٹ ڈیپارٹمنٹ نادرن رینج برہمن بڑیہ گواہ شد۔ محمد سنجی عنت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۷۲۰ منکہ سلیمہ بیگم زوجہ بابو محمد شفیع صاحب قوم کشمیری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن توپخانہ لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے، کانٹے طلائی ڈیڑھ تولہ، نقد ۵۰۰/- جو میرے خاوند مذکور کے ذمہ قرضہ ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ سلیمہ بیگم اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب توپخانہ لاہور چھاؤنی گواہ شد۔ محمد شفیع خاوند موصیہ۔ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۷۲۱ منکہ امۃ المجید زوجہ مستری محمد ابراہیم صاحب قوم جٹی محلہ دارالرحمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۲۰۰/- روپے۔ کانٹے ۵ ماشہ ۳ رتی۔ ایک عدد مندری ۲ ماشہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ امۃ المجید موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ علی محمد اجمالی وصی انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۵۷۵ منکہ جان محمد ولد نور بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن تخوال ڈاکخانہ میانوال ارائیاں ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ زرعی زمین ۲۰ کنال ہے۔ اور آمد نمبرداری کی تنخواہ ۴۰/- روپے سالانہ ہے۔ اور ایک مکان سکونتی خرک ہے جس میں میرا ۱/۲ حصہ ہے۔ میں اس جائیداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے سوا میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرے حصہ مکان کی قیمت ۲۰۰/- ہوگی

العبد:- جان محمد موصی نمبردار گواہ شد محمد بخش احمدی گواہ شد۔ جعفر اسلام سیکرٹری تبلیغ

نمبر ۸۵۳۶ منکہ حاکم دین ولد محمد دین ... بڈھے خان صاحب قوم جٹ پیشہ ... عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن چک ۶/۱۱ ڈاکخانہ ... ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اراضی ... سوا انیس گھماؤں واقع چک ۶/۱۱ بلا شرکت غیرے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور وصیت مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حاکم دین موصی گواہ شد رسول بخش ولد قاسم دین گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۶۹۶ منکہ بلقیس بنت چوہدری عبدالحمید قوم جٹ وڑائچ پیشہ طالبعلمی عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ... ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت ... ہے جس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو میری جائیداد ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ بلقیس بنت چوہدری عبدالحمید صاحب گواہ شد چوہدری عبدالحمید ... گواہ شد محمد نعیم باجوہ نائب ...

ترجمۃ القرآن بہ طرز جدید کے متعلق

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی رائے

"میں نے نمونہ اس ترجمۃ القرآن کا دیکھا جو مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر چھاپ رہے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ایک نہایت عمدہ اور نہایت آسان کوشش قرآن مجید کا ترجمہ سکھانے کی ہے۔ جس سے مبتدی اور منتہی سب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ میں مبشر صاحب کو اس پہ مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ان کو کامیاب کرے اور ان کے ترجمہ کو مفید بنائے"۔ نمونہ یہ ہے:-

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ

اللّٰهُ	هُمُ	كَ	يَكْفِيْ	سَ	فَ
اللہ	انکے (مقابل) میں	تجھے	کافی ہوگا	عنقریب (ضرور)	پس

پس ضرور اللہ تعالیٰ تجھے ان کے (مقابلہ میں) کافی ہوگا

جلد اوّل پارہ الٓمّٓ ۲۰×۲۶/۸ سائز کے ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت بطرز تیسیر القرآن۔ طباعت عمدہ **ہدیہ** جلد اول ایک روپیہ

جلد دوم جو ازابتداء پارہ دوم تا اختتام سورہ بقرہ مرتب کی جا رہی ہے ہدیہ ڈیڑھ روپیہ — ہر دو جلد کا ہدیہ پیشگی دینے والوں سے صرف دو روپے۔ محصول ڈاک چھ آنہ

منوٹ:- برائے فروخت اکٹھی یکصد جلد منگوانے والوں کو بیس جلدیں زائد بطور کمیشن دی جائیں گی۔

ملنے کا پتہ:-

مکتبہ لبشارات رحمانیہ ریلوے روڈ۔ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی نوجوان عمر ۲۲ سال قوم ... تعلیم یافتہ برسر روزگار کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے جنوبی ہند میں اگر رشتہ ہو تو ترجیح دی جائیگی خط و کتابت معرفت الفضل قادیان

آنکھوں کا اثر تمام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نزلے سے تعلق میں اکثر سردرد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا شکار ہونے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ نور ایمان استعمال کرنا چاہیے۔ قیمت فی تولہ ... بڑا نمبر ...

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ جنرل میکارتھر نے اپنا ہیڈکوارٹر ٹوکوہاما میں مقرر کیا ہے۔ ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ اتحادی فوجیں بغیر کسی رکاوٹ کے جاپان میں قبضہ کرتی جا رہی ہیں۔ ٹوکیو سے پانچ سو قیدی آزاد کرائے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نے بہت تکالیف اٹھائی ہیں۔ ایک خبر میں بتایا گیا۔ کہ ٹوکیو بالکل کھنڈر بن چکا ہے۔ زیادہ حصہ آگن بموں سے جل چکا ہے۔ امریکن ہراول دستوں نے ٹوکیو ریڈیو پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ اپنے پروگرام براڈکاسٹ کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ بہت سی جہاز بردار امریکن فوجیں الٹسوگی سے یوکوسوکا پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئی ہیں۔ یہ فوجیں لاریوں پر گئیں۔ جہاں سڑکوں پر دو رویہ جاپانی سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ اور ان کی پیٹھیں اتحادی فوجوں کی طرف تھیں۔

چنکنگ ۳۱ اگست۔ کل چنکنگ میں کمیونسٹ پارٹی کے نمائندہ نے بتایا۔ کہ اگر انتخاب ٹھیک جمہوری طریق پر کئے جائیں۔ اور جنرل چیانگ کائی شیک کو چن لیا جائے۔ تو کمیونسٹ انہیں تسلیم کر لیں گے آپ نے مزید کہا۔ کہ ساری چینی قوم لڑائی سے تنگ آ گئی ہے۔ اب ہم امن چاہتے ہیں۔ اور اتحاد چاہتے ہیں۔

برلن ۳۱ اگست۔ جاپان پر فتح کی خوشی میں برلن میں فوجی پریڈ ہوگی۔ جس میں برطانیہ امریکہ۔ فرانس اور روس وغیرہ کے ایک ایک ہزار سپاہی حصہ لیں گے۔ سرکاری طور پر اسکی تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ کل صدر ٹرومین نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ امریکہ دوسرے ممالک کو کھانے کی اشیا بھیجنے کے عارضی سمجھوتہ پر عمل کر رہا ہے۔

چنکنگ ۳۱ اگست۔ امید ہے۔ کہ چین کے وزیر اعظم ٹی۔ وی سونگ جلد ہی اٹاوہ پہنچ جائیں گے۔ جہاں وہ کینیڈا کی حکومت سے بات چیت کریں گے۔ یہ پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ کس موضوع پر گفتگو ہوگی۔

لکھنؤ ۳۱ اگست۔ یو۔ پی میں انتخابات فروری اور مارچ میں ہوں گے۔ اور نتیجہ کا اعلان مارچ میں کر دیا جائیگا۔

لنڈن ۳۱ اگست۔ سنگاپور کی جاپانی افواج کے کمانڈر نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا ہے۔ جاپانی کمانڈر کو سنگاپور کے جنوبی ایشیا کی جاپانی افواج کے کمانڈر انچیف نے حکم دیا تھا۔ کہ مزاحمت بند کر دو۔ لیکن اس نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کر دیا۔ جاپانی کمانڈر انچیف اس سے ہتھیار ڈلوانے یا اس کو برطرف کرانے کے لئے سخت تدابیر اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۳۱ اگست۔ برسیز کا ایک جرنلسٹ جرمن جاسوس کی حیثیت سے خبریں براڈکاسٹ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

لنڈن ۳۱ اگست۔ ہندوستان کے وکٹوریہ کراس پانے والوں کو ایک عظیم الشان تقریب میں ملک معظم یا وائسرائے ہند یہ اعزاز تقسیم کرینگے۔

ماسکو ۳۱ اگست۔ حکومت روس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۲۸ اگست کو ۳۹ ہزار جاپانی سپاہی اور ۲۸ جرنیل گرفتار کئے گئے۔

قاہرہ ۳۱ اگست۔ مصری افواج کے سابق انسپکٹر جنرل نظربندوں کے کیمپ سے چار سال کی نظربندی کے بعد رہا کئے گئے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ انسپکٹر موصوف نے مئی ۱۹۴۱ء میں طیارہ کے ذریعہ جرمنی بھاگ جانے کی کوشش کی تھی۔

راولپنڈی ۳۱ اگست۔ اٹک کے ایک آزار پیشہ مشہور مجرم شیر زمان کو جس پر چھ سے زیادہ قتل کی وارداتوں اور متعدد ڈکیتیوں کی ذمہ داری عائد کی جاتی ہے۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سانگلی ۳۱ اگست۔ ضلع ستارہ میں پولیس کو مدد دینے کے لئے حکومت نے ۔۔ نئے سپاہی اور افسر مقرر کئے ہیں۔ جو ریاستوں کی سرحدوں پر دیہات میں گشت کریں گے۔ متصلہ ریاستوں میں راشٹریہ۔ سیوادل۔ تیسری سرکار اور اسی قسم کے دوسرے اداروں کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

ایتھنز ۳۱ اگست۔ یونانی کابینہ نے اپنے اجلاس میں عفو عام کا قانون منظور کر دیا ہے۔ ای۔ ایل اے۔ ایس کی بغاوت کے دنوں سے بارہ ہزار یونانی مرد اور عورتیں جیلوں میں بند تھیں۔ ان میں سے بارہ سو کے خلاف قتل اور لوٹ مار کے الزامات تھے۔ انہیں عام معافی نہیں دی گئی۔ اور گیارہ سو آزادی پسندوں کو بھی نہیں چھوڑا گیا۔ وہ نظربندوں کے کیمپوں میں ابھی تک بند ہیں۔

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ میڈم چیانگ کائی شیک نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں صدر ٹرومین اور جنرل مارشل (چیف آف سٹاف امریکہ) سے ملاقات کے بعد عنقریب سپین روانہ ہو جاؤنگی۔ صدر ٹرومین سے میڈم کی ملاقات بہت مختصر تھی۔

لکھنؤ ۳۱ اگست۔ یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کی ایک میٹنگ یہاں ۷ ستمبر کو منعقد ہوگی۔ جس میں صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کی تشکیل کی جائیگی۔

لنڈن ۳۱ اگست۔ جنگ کے دوران میں برطانیہ۔ امریکہ اور کینیڈا نے خوراک کی خام اجناس کی تیاری اور وسائل کے متعلق تین مشترک بورڈ قائم کئے تھے۔ یہ تینوں بورڈ فی الحال مشترک طور سے کام کرتے رہینگے۔

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ جاپان کی جنگ کے خاتمہ پر امریکہ میں بیس لاکھ جنگی مزدور بیکار ہو گئے ہیں۔ اور محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اٹھائیس لاکھ آدمیوں کو ایک سال کے اندر اندر ملازمت سے سبکدوش کر دیا جائیگا۔ اور بحری فوج کی تعداد ساڑھے پانچ لاکھ رہ جائیگی۔

دہلی ۳۱ اگست۔ گاندھی گراؤنڈ میں ایک لاکھ کے جلسہ میں پنڈت جواہر لعل نہرو نے اعلان کیا۔ کہ ۱۹۴۲ء کی گڑبڑ کے دوران میں جو کچھ ہوا ہے۔ اسکی تمامتر ذمہ داری میں لینے کو تیار ہوں۔ کیونکہ میں ہی ایسے حالات کے پیدا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ پنڈت جی نے مزید کہا۔ اگر ملک اس چیلنج کو منظور نہ کرتا۔ تو مجھے افسوس ہوتا۔ اس تحریک نے ملک میں نئی سپرٹ بھر دی ہے۔

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ کہا جا رہا ہے۔ کہ محکمہ جنگ کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ خلیج فارس کی امریکی کمان نے بتایا ہے۔ کہ بعد میں بھی جنگی استحکامات کی حفاظت اور تقاضوں کے لئے ۲۶ سو سپاہیوں کی ضرورت رہے گی۔ اور ہوائی نقل و حمل کی جنگی کمان کا کچھ عملہ بھی ضروری کارروائیوں کے لئے وہاں رکھا جائیگا۔

سری نگر ۳۱ اگست۔ جموں و کشمیر ڈیفنس رولز کی دفعہ ۳۵ کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کشمیر نے مقامی اردو "روزنامہ ہمدرد" کے پرنٹر و پبلشر کو حکم دیا ہے۔ کہ چھپنے سے پہلے اخبار کے تمام پروف سنسر کو دکھائے جائیں۔

کراچی ۳۱ اگست۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ بذریعہ طیارہ بمبئی سے کراچی پہنچے۔ ہوائی اڈے پر وزیر اعظم سندھ سر غلام حسین۔ ہدایت اللہ۔ مسٹر جی ایم سید اور دوسرے لیگی رہنماؤں نے استقبال کیا۔

نئی دہلی ۳۱ اگست۔ حکومت ہند نے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کو ۵ روزانہ اخبارات کے اجراء کی اجازت دے دی ہے۔ ان میں سے دو اخبار دہلی سے شائع ہونگے۔ اور لکھنؤ۔ مدراس اور کلکتہ سے ایک ایک۔ یہ سب ہندی اور انگریزی میں ہوں گے۔

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ امریکہ کے محکمہ بحریہ کا اعلان مظہر ہے۔ کہ ایک ایسی توپ تیار کر لی گئی ہے۔ جو بحری بیڑے کو اٹامک بم کے حملے سے محفوظ رکھ سکے گی۔ یہ توپ پچاس ہزار فٹ تک مار کر سکتی ہے۔ اسے راڈار کے ذریعہ سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ توپ داغنے کا عمل اور راڈار کا عمل بیک وقت یہ کیفیت پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ دشمن کا طیارہ گولوں کی بوچھاڑ کا نشانہ بن جاتا ہے۔

لاہور ۳۱ اگست۔ یکم مئی ۱۹۴۵ء کو یا اس کے بعد جاری شدہ تمام۔ جوار چری وغیرہ کے تمام پرمٹوں اور ۳۱ مئی ۱۹۴۵ء کو یا اس کے بعد جاری شدہ گندم کے تمام پرمٹوں کی میعادیں ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔

بمبئی ۳۱ اگست۔ ہندوستان کے مشہور لبرل لیڈر سر چمن لال نے ایک بیان میں کہا۔ کہ رنگون اور ٹوکیو میں جاپان سے ہتھیار ڈلوانے کے متعلق جو کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ ان میں ہندوستان کو کوئی نمائندگی نہیں دی گئی۔ برطانوی مدبر دنیا کے سامنے ہمیشہ یہ ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کو عملی طور پر درجہ نوآبادیات حاصل ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ برطانیہ نے اپنے وعدوں کو کبھی عملی جامہ نہیں پہنایا۔ اس کے قول اور فعل میں بہت زیادہ تفاوت ہے۔

لنڈن ۳۱ اگست۔ جاپان میں اتحادی فوجیں اترنے کے بعد ادھر ادھر پھیلتی جا رہی ہیں۔ اس وقت ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ شہنشاہ کے اس محل پر قبضہ کر لیا جائے۔ جہاں وہ گرمیوں میں رہتے ہیں۔ جنرل میکارتھر ہتھیار ڈلوانے کے عرصہ میں اسی محل میں رہیں گے۔

ٹوکیو ۳۱ اگست۔ جو اتحادی نامہ نگار ٹوکیو پر اترے ہیں۔

کانڈی ۳۱ اگست۔ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے جنگی قیدیوں کو پیغام بھیجا ہے۔ کہ ہمارے دستے کیمپوں میں پہنچتے ہی قیدیوں کو آزاد کر دینگے اور پھر گھر بھیجنے کا انتظام کیا جائیگا۔ کئی کیمپ بہت دور ہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ ان تک پہنچتے پہنچتے کچھ دیر لگ جائے۔